26788 ـ اولڈ ہاؤس میں عورت كی ملازمت كا حكم

سوال

كيا مرد و زن كے مخلوط اولڈ ہاؤس ميں عورت كی ملازمت جائز ہے؟ وہاں كام كرنے والی عورت كا كام بوڑھے اور عاجز و اپاہج مردوں اور عورتوں كو غسل دينا، ان كے پيمپر (نيپی) تبديل كرنا ہے، اور ہو سكتا ہے انہيں حرام مشروبات اور خنزير كے گوشت والے كھانے بھی پيش كرنا پڑيں؟
اور كيا اگر وہ شراب اور حرام گوشت وغيرہ سے اجتناب كرتی ہو تو وہاں ملازمت كرنی جائز ہے؟ يہ علم ميں ركھيں كہ ضرورت كی بنا پراسے صرف اپنے سر پر ٹوپی، اور پتلون اور گھٹنے تك قميص پہننے كی اجازت ہے، جس كی بعض مفتيان حضرات اجازت بھی ديتے ہيں كہ اس صورت ميں ملازمت كرنا گھريلو كام كرنے والی عورت كے علاوہ قيديوں كا مالی تعاون كرنے والے ادارہ كے سامنے كھڑے ہونے سے بہتر اور افضل ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اولڈ ہاؤس ميں رہنے والوں كو شراب اور خنزير پيش كرنے كی حرمت ميں تو كوئی شك وشبہ نہيں ہے، اور پھر نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے تو شراب ميں دس آدميوں پر لعنت فرمائی ہے جن ميں شراب اٹھا كر لے جانے والا اور پلانے والا بھی شامل ہے:

انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ بيان كرتے ہيں كہ:

" رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے شراب ميں دس اشخاص پر لعنت فرمائی، شراب كشيد كرنے والے، اور اسے كشيد كروانے والے، اور پينے والے، اور اسے اٹھانے والے، اور جس كی جانب اٹھا كر ليجائی جا رہی ہے، اور پلانے والے، اور فروخت كرنے والے، اور اس كی قيمت كھانے والے، اور اس كے خريدار، اور جس كے ليے خريدی گئی ہے اس پر لعنت فرمائی "

ديكھيں: جامع ترمذی حديث نمبر (1295) اور سنن ابو داود حديث نمبر (3674).

لھذا نہ تو شراب كی نقل و حمل جائز ہے، اور نہ ہی اس پر اجرت لينی، اور ايك روايت ميں نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" بلاشبہ جب اللہ تعالی نے کسی قوم پر کوئی چیز حرام کی تو ان پر اس کی قیمت بھی حرام کر دی "

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابو داود حدیث نمبر (2978) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور قرآن مجید میں بھی شراب اور خنزیر کی حرمت کا علم سب کو ہے.

اور ہمارے پاس دو مانع اور غیر شرعی اشیاء اور باقی ہیں:

پہلی:

مسلمان عورت کے لیے اس کام میں شرعی لباس کا کامل نہ ہونا.

دوسری:

بوڑھے اور عاجز و اپاہچوں کو غسل دیتے اور ان کے پیمپر (نیپی) تبدیل کرنے کی نتیجہ میں ان کی شرمگاہوں کو دیکھنا اور انہیں چھونا، یہ ضرورت کے وقت تو جائز ہے، لیکن میرے خیال میں ایسا نہیں ہے کہ وہاں اولڈ ہاؤس میں مرد مردوں کی دیکھ بھال کرتے ہونگے اور اور عورت عورتوں کی ، بلکہ غالب یہی ہے کہ وہ سب ایک ہی جگہ پر جمع ہونگے اور عورت دونوں جنسوں مرد وعورت کے کام کرتی ہو گی.

لھذا میری نصیحت تو یہی ہے کہ خاص کر ایک مسلمان عورت کو ایسی جگہ پر ملازمت نہیں کرنی چاہیے، کیونکہ یہ کام اس کے شایان شان اور ناپسندیدہ ہے، کیونکہ اس میں نجاست والے کپڑے اور اجتماعی ادارے کا تعاون حاصل کرنا ہے جس میں ایک مسلمان شخص کا کافروں سے لینے میں ذلت و رسوائی پائی جاتی ہے، لیکن یہ ہے کہ یہ کام ایسے کام سے زیادہ آسان ہے جس میں شرعی مخالفات پائی جاتی ہوں.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کو عزت و تکریم سے نوازے, اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے.

واللہ اعلم .